ذکر والی نعت خوانی

شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذکر والی نعت خوانی

شیطٰن لاکھ سستی دِلائے یہ رسالہ (24 صَفحات) پورا پڑھ کر اپنی آخرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیّ بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ (سارے ورد، وظیفے، دعائیں چھوڑ دوں گا اور) میں اپنا سارا وَقت **دُرُودخوانی** میں صَرف کرونگا۔تو سرکارِ **مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری **فِکروں** کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے **گناہ** معاف کردیئے جائیں گے۔'' (ترمذی ج۴ص۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵)

تِری اِک اِک ادا پہ اے پیارے سو دُرودیں فِدا ہزار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نعت خوانی اعلیٰ دَرَجہ کی چیز ہے۔اچّھی اچّھی **نیّتیں** کر کے نعت شریف پڑھنا اور سننا باعثِ ثوابِ آخرت اور موجبِ خیر

وبَرَکت ہے۔مگر ہر عملِ خیر کے کچھ آداب ہوتے ہیں اِسی طرح نعت خوانی کے بھی ہیں۔یقیناً وہ بڑا خوش نصیب ہے جس کو خوش اِلحانی کی نعمت ملے اور وہ اِس کا سو فیصد دُرُست استِعمال کرتے ہوئے **اِخلاص** کے ساتھ نعت خوانی کرے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ** عزَّوَجلَّ ہمارے یہاں ایک سے ایک خوش آواز **نعت خوان** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی ہیں جو کہ **عاشقانِ رسول** کے قُلوب کو گرماتے اور انہیں عشقِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں تڑپاتے ہیں۔ **یا اللہ** عزَّوَجلَّ! محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ثناخوانوں کی نظرِ بد اور حُبِ جاہ وثروت سے حفاظت فرما۔ **یا اللہ** عزَّوَجلَّ! ان کو اوران کے صدقے مجھ گناہ گاروں کے سردار عطّارِ بداطوار کو بے حساب بخش دے۔ **یا اللہ** عزَّوَجلَّ! **اُمتِ مُصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مغفِرت فرما۔

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم   دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فلمی گیت کا گُمان!

کچھ عرصے سے ایک تبدیلی دیکھنے میں آرہی ہے اور وہ یہ کہ مخصوص ٹیکنیک کے

ساتھ مع ذکر اللہ ایکو ساؤنڈ پر کچھ اِس طرح نعت خوانی کی جارہی ہے کہ سننے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ مُوسیقی کے ساتھ نعت شریف پڑھی جارہی ہے بلکہ جس کی نعت خوانی کی طرف توجُّہ نہ ہو اور وہ اگر صرف سرسری طور پر **ذکر والی نعت شریف** کی آواز سنے تو شاید یہی سمجھے کہ **مَعاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گانا بج رہا ہے۔ یہ بات **عاشقانِ رسول** کیلئے کتنے بڑے صدمے کی ہے کہ میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ثنا خوانی کو محض پڑھنے والے کے انداز کے سبب کوئی فلمی گیت سمجھ بیٹھے!

اللہ، اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
ایماں پہ موت بہتر او نفس تیری ناپاک زندگی سے

تَرک کب افضل ہوتا ہے؟

مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانی کے جواز وعدمِ جواز میں عُلَمائے اہلسنّت کا اختِلاف چل رہا ہے۔ بعض مُباح (جائز) کہہ رہے ہیں اور بعض ناجائز وحرام۔ جب کبھی ایسی صورت پیدا ہو تو عافِیّت اجتناب (یعنی بچنے) ہی میں ہوا

کرتی ہے۔چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂِ شمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت ، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد8صَفْحَہ303پرفرماتے ہیں:''جب فِعل کے سنّت اورمکروہ ہونے میں شک ہوتو اُس کا ترک اَولیٰ (یعنی بچنا افضل) ہوتا ہے۔'' دیکھا آپ نے !سنّت ومکروہ میں عُلَماء کا جب اختِلاف ہو جائے تو ترک افضل ہوتا ہے۔تو پھر جہاں مُباح اورحرام میں تعارُض (ٹکراؤ) ہو وہاں بچنا کیوں نہ افضل ترین ٹھہرے گا!یہ توعمل میں احتیاط کا پہلو ہےاور رضائے رَبِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ کے طلبگارکومزید دلائل کی حاجت بھی نہیں۔

نبی کی نعت کی محفل سجانا ہم نہ چھوڑیں گے　　یہ نعرہ یارسولَ اللہ لگانا ہم نہ چھوڑیں گے

مسلمانوں کو مُنافرت سے بچائیے

فِقہی مسائل میں عُلَمائے کرام کا اختِلاف کوئی نئی بات نہیں اور اس میں کوئی قَباحت بھی نہیں مگر ''مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانی'' کم از کم پاک و ہند والوں کیلئے ایک نیا طریقہ ہے اور اس کی وجہ سے عوام و خواص کے ایک طبقے کو تشویش ہے۔ جب کسی ایسے کام سے مسلمانوں میں نفرت کی کیفیت جَنَم لینے لگے جس کا کرنا فرض، واجِب یا سُنّتِ مُؤَکَّدہ نہ ہو تو اُس کام کو ترک کرنا ہوگا اگرچہ افضل و مُستَحَب ہو۔ چُنانچِہ ایک مقام پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے اتّحاد کی اَھمِیَّت کو اُجاگر کرنے کیلئے فرماتے ہیں: ''لوگوں کی تالیفِ قلبی (یعنی دلجوئی) اور ان کو مُجتَمع (مُتَّحِد) رکھنے کے لئے **اَفضل کو ترک کرنا** انسان کے لئے جائز ہے تاکہ لوگوں کو نفرت نہ ہو جائے جیسا کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِوَ التَّسلیم نے بیتُ اللہ شریف کی عمارت کو اس لئے حضرت سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بنیادوں پر قائم

رکھا تا کہ نومسلم ہونے کے وجہ سے اہلِ قریش اس کی نئ بنیادوں پر کی جانے والی تعمیر کونفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اجتماع (اِتّحاد) کوقائم رکھنے کی مَصلَحت کومُقدَّم سمجھا۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۷ ص ۶۸۰)

طریقِ مصطفٰے کو چھوڑنا ہے وَجْہِ بربادی
اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتِدار اپنی

اَنگُشت نُمائی کے اَسباب مکروہ ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور مقام پر مسلمانوں کو آپَسی ناراضگی اورگروپ بندی سے بچانے کیلئے رَقمطَراز ہیں: ''ایک اور نکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے ملک اور شہر میں عام مسلمانوں کی جو وَضْع (یعنی ظاہِری حالت) اورطرز وطریقہ ہواُسے چھوڑ دینا اور دوسری وَضْع جوتَشہیر (یعنی شہرت) اور اَنگُشت نُمائی کا سبب ہے اُسے اختیار کرنا مکروہ ہے۔چُنانچِہ عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: اپنے شہر کی عادت اورطریقۂ کار سے باہَر ہو جانا

وجہِ شُہرت اور مکروہ ہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۹۳)

میں وہ شاعر نہیں کہ چاند کہدوں ان کے چہرے کو میں ان کے نقشِ پا پر چاند کو قربان کرتا ہوں

فتنے کا خوف ہو تو مُستَحَب ترک کرنا ہوگا

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں مُستَحَب کام کے کرنے کے بارے میں اِستِفتاء پیش ہوا، چُونکہ فی زمانہ اُس امرِ مُستَحَب پر ہند کے اندر عمل کرنے میں فتنے کا احتِمال تھا لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جہاں اس کا رَواج ہے مُستحب ہے، ان بلاد (ہند کے شہروں) میں کہ اس کا (نام و) نشان نہیں، اگر واقِع ہو (یعنی کوئی کرے) تو جُہّال (یعنی جاہِل لوگ) ہنسیں اور مَسئلۂ شَرعِیّہ پر ہنسنا اپنا دین برباد کرنا ہے، تو یہاں اِس پر اِقدام (یعنی عمل) کی حاجت نہیں۔ خود ایک **مُستَحَب** بات کرنی اور مسلمانوں کو ایسی سخت بلا (یعنی شریعت کے مسائل پر ہنسنے کی آفت) میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۳)

الٰہی دے مرے دل کو غمِ عشق نَشاطِ دَہر سے ہو جاؤں ناخوش

خوشخبری سناؤ، نفرت نہ دلاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیش کردہ جُزئیات سے اَظْھَر مِنَ الشَّمْس (یعنی سورج سے زیادہ ظاہر) ہوا کہ لوگوں کا مُرَوَّجہ طریقہ جس کی شرعاً مُمانَعَت نہ ہو اُس سے ہٹ کر کوئی بھی ایسا فعل نہ کیا جائے جس سے لوگوں میں نفرتیں پھیلیں بلکہ کسی مُستحب کام سے بھی اگر مسلمانوں میں پھوٹ پڑتی ہو، فِتنے کھڑے ہوتے ہوں، ناراضگیاں اور دُوریاں پیدا ہوتی ہوں، لوگ بدظن ہوتے ہوں تو مسلمانوں کی دلجوئی کی خاطِر اُس مُستحب کو ترک کرنا ہوگا۔ مسلمانوں کو نفرت و وحشت سے بچانا بہُت ضَروری ہے۔ جیسا کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ معظَّم ہے: بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا یعنی خوشخبری سناؤ اور (لوگوں کو) نفرت نہ دلاؤ۔ (بُخارِی ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۶۹)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مسلمانوں کی

عادت کا خِلاف کرنا اور وحشت دِلانا یہ جائز نہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۳۳۹)

تاروں نے ہزار دانت پیسے شب بھر سونے ہی سے غَرَض تھی

لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی

گناہوں کا دروازہ کُھل گیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانیاں ہمارے یہاں کے لوگوں کے مِزاج کے مطابِق نہیں جبھی تو مسلمانوں میں افتِراق و اِنتِشار پھیل رہا ہے، عُلمائے کرام اور عوام کے درمیان نفرتوں کی دیوار قائم ہو رہی ہے، آپَس میں بُغض وعِناد کی جڑیں اُستُوار ہو رہی ہیں، **غیبتوں، چُغلیوں، اِلزام تراشیوں، دل آزاریوں اور بدگُمانیوں کا ایک طوفان کھڑا ہوگیا ہے جس کے سبب کبیرہ گناہوں اور جہنَّم میں لے جانے والے کاموں کا ایک بَہُت بڑا دروازہ کھل چکا ہے۔**

اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چَراغ سے دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے

سنّت پر عمل کے حرام ہونے کی صورت

آہ! شیطان نیکیوں کا بھرم دلا کر بھی کیسے کیسے گِھنَو نے کھیل کھیلتا ہے کہ مسلمانوں کو بسا اوقات نفلی کاموں کی خاطِر **ایذائے مسلم** جیسے حرام کاموں میں جھونک دیتا ہے! شریعتِ اسلامِیّہ **اِحتِرامِ مسلم** کرنے والوں کی پذیرائی اور **ایذائے مسلم** کے اِرتِکاب کی سخت حَوصلہ شکنی کرتی ہے۔ مسلمان کو اِیذا پہنچتی ہو تو سُنّت پر عمل کرنا بھی بعض صورتوں میں حرام ہو جاتا ہے۔ مَثَلاً نَمازِ فجر وظُہر میں **طِوالِ مُفَصّل** (سورۃُ الحُجُرات تاسُورۃُ البُرُوج کوطِوالِ مُفَصّل کہتے ہیں) سے پوری دوسورَتیں ہر رَکعت میں **سورۂ فاتِحہ** کے بعدایک ایک سورت پڑھنی سنّت ہے۔ ایک قول کے مطابِق فجر وظہر میں **سورۂ فاتِحہ** کے علاوہ مجموعی طور پر چالیس یا پچاس اور دوسری روایت کے مطابِق ساٹھ سے لیکر سو تک آیتیں پڑھی جائیں۔ البتّہ کوئی مریض یا ایسا آدمی نَماز میں شامل ہو جس کو جلدی ہے اور دیر ہونے کی صورت میں اس کو تکلیف ہوگی تو ایسی صورت میں

تکلیف دِہ حد تک طویل قِراءَت کرنا **حرام** ہے۔ **مذکورہ مسئلہ** (مَسْ ۔ءَ۔لہ) اور اسکے **مُتَعَلِّق** مُندَرِجہ ذَیل جُزئیہ **ذکر والی نعت خوانی** کا حکم بیان کرنے کے طور پر نہیں، محض **تَخوِیف** (یعنی ڈرانے) کیلئے ہے کہ کہیں ہمارے نعت خوان اسلامی بھائی اِیذائے مسلم کے مُرتکِب نہ ہورہے ہوں کیوں کہ بعض اَوقات نیکی کا کام نظر آنیوالی بات بھی گناہ کا کام ہوتی ہے جس کا ہمیں علم نہیں ہوتا چُنانچہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 6 صَفْحَہ 325 پر فرماتے ہیں: ''یہاں تک کہ اگر ہزار آدمی کی جماعت ہے اور صبح کی نَماز ہے اور خوب وسیع وَقت ہے اور جماعت میں **999** آدَمی دِل سے چاہتے ہیں کہ امام بڑی بڑی سورَتیں پڑھے مگرایک شخص بیمار یاضَعیف بوڑھا یاکسی کام کاضَرورت مند ہے کہ اس پر تَطوِیل (یعنی طوالت) بار ہوگی اسے تکلیف پہنچے گی تو امام کو **حرام** ہے کہ تَطوِیل (یعنی طوالت) کرے بلکہ ہزار میں اس ایک کے لحاظ سے نَماز پڑھائے جس طرح مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے صرف اُس عورت اوراس کے بچّے کے خیال سے نَمازِ فجر **مُعَوَّذَتَین** (یعنی سورۃُ

الفلق اور سورۃ النّاس) سے پڑھا دی۔ اور مُعاذ ابنِ جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تطویل میں سخت ناراضی فرمائی یہاں تک کہ رُخسارۂ مبارَک شدّتِ جلال سے سُرخ ہوگئے اور فرمایا: کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے! کیا تُو لوگوں کو فِتنہ میں ڈالنے والا ہے! کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے! اے معاذ؟ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۳۲۵)

مسلمانوں کو فِتنے سے بچایئے

میٹھے میٹھے نعت خوانو! اللہ عزوجل آپ کا مُنہ سلامت رکھے۔ خدارا! مان جایئے! اور صِرف پُرانے انداز پر نعتیں پڑھنے کی ترکیب بنایئے۔ یقیناً دنیا کا کوئی بھی مفتیٔ اسلام **مُرَوَّجہ ذِکر والی نعت خوانی** کو واجِب نہیں کہے گا، زیادہ سے زیادہ مُباح (جائز) کہے گا۔ اگر بِالفرض کوئی مفتی صاحِب مُستحب بھی قرار دے دیں تب بھی حالاتِ حاضِرہ کا تقاضا یِہی ہے کہ اس امرِ مُستَحَب کو ترک کر دیا جائے کیوں کہ اس سے مسلمانوں کے مابَین نفرت کا سلسلہ چل نکلا ہے اور تنفیرِ مسلمین سے بچنے کیلئے ضَرورتاً مُستَحَب کو ترک کر دینے کا حکم ہے۔ جیسا کہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے درمیان

پیار و مَحبّت کی فضا قائم رکھنے کا ایک **مَدَنی اُصول** بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اِتیانِ مُستَحَب و ترکِ غیرِ اَولیٰ پر مُداراتِ خلق و مُراعاتِ قُلوب کو اہم جانے اور فتنہ ونفرت وایذا و وحشت کا باعِث ہونے سے بَہُت بچے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۴ص ۵۲۸) اِس ارشادِ رضوی کے بعد سرکارِ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ماننے والوں کو **ذکر والی نعت شریف** پڑھنے سے بچنا ہی چاہئے اس لئے کہ ان کا یہ فِعل فتنہ ونفرت و ایذا و وحشت کا باعِث بن رہا ہے اور مجھ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ اور دیگر بے شمار مسلمانوں کو اس سے سخت تشویش ہے۔ اس ارشادِ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مفہوم یہ ہے کہ مُستَحَب عمل کو بھی ترک کرنا پڑے تو کر دے مگر لوگوں کے دلوں کی خوشی کو مُقدَّم رکھے اور فِتنہ وفساد کا سبب بننے سے دُور رہے۔ ایک دوسرے کے خلاف چہ مگوئیاں کر کے فتنے کھڑے کرنے والوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے بَہُت بَہُت بَہُت ڈرنا چاہئے۔ آپ کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت سرکارِ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک فتویٰ عرض کرتا ہوں۔ یہ فتویٰ مذکورہ مسئلے میں شرعی حکم کے طور پر نہیں بلکہ فِتنے کے

حوالے سے اپنی اپنی اصلاح کی طرف توجُّہ دلانے کے لئے ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتنے سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 30 سورۃُ البُرُوج کی آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ ﴿۱۰﴾ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور اُن کیلئے آگ کا عذاب۔

اس آیتِ مقدسہ کے تحت **مُفَسّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان یہ بھی فرماتے ہیں: ”مسلمانوں میں **فِتنہ** پھیلانے والا بڑا مجرِم ہے، عالم کو چاہیے کہ ایسا غیر ضَروری مسئلہ نہ بیان کرے جس سے **فِتنہ** ہو۔“ (نورالعرفان ص ۹۷۵)

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 21 صَفْحَہ 253 پر فرماتے ہیں: مسلمانوں میں بِلا وجہِ شَرعی اختِلاف وفِتنہ پیدا کرنا

نیابتِ شیطان (ہے۔) (یعنی ایسے لوگ اس مُعامَلے میں شیطان کے نائب ہیں) حدیثِ پاک میں ہے: اَلْفِتْنَۃُ نَائِمَۃٌ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَیْقَظَھَا یعنی فِتنہ سورہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوْطِی ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

عُلَماء کی توہین کفر تک پہنچاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چُونکہ بعض عُلَمائے کرام ذکر والی نعت شریف پڑھنے کو جائز اور بعض مُوسیقی والے انداز کی وجہ سے ناجائز وحرام کہتے ہیں۔ جبکہ نَفس پکّا مَطلَبی ہے، اِس نے وُہی فتوٰی پسند کرنا ہے جو اپنے مَوقِف کا مُؤَیِّد (تائید کرنے والا) ہے لہٰذا اِس مُعامَلے سے ''فائدہ اُٹھاتے ہوئے'' مردود شیطان بعض لوگوں کی زَبان سے عُلَمائے مانِعین کی توہین پر مُشتَمِل کلمات زَبان سے نکلوا کر، اُول فُول بکنے والوں کی تائید کروا کر ان کے ایمانوں سے کھیلنے کی کوشِش کررہا ہوگا اور ان بے چاروں کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوگی۔ لہٰذا ایمان کی

حفاظت کے خیر خواہانہ جذبے کے تحت ضمناً **بعض جُــزئیّــات** عرض کرتا ہوں:

{1} میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 649 میں فرماتے ہیں: عالِمِ دین سُنّی صحیح العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے **محمدٌ رَّسولُ الله** (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا نائب ہے۔ **اِس کی تحقیر معاذَ الله محمدٌ رَّسولُ الله** (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **کی توہین** اور **محمدٌ رَّسولُ الله** (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی جناب میں گستاخی مُوجِبِ لعنتِ الٰہی وعذابِ الیم ہے۔ رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرماتے ہیں: ''تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر **مُنافِق کُھلا مُنافِق**، ایک وہ جسے اسلام میں بُڑھاپا آیا، دوسرا **اِعلم والا**، تیسرا بادشاہِ اسلام عادِل''۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۸ ص ۲۰۲ رقم ۷۸۱۹، کَنْزُ الْعُمّال ج ۱۶ ص ۱۵ رقم ۴۳۸۰۴)

{2} ''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں'' اِس (جُملے) سے ضَرور عُلَماء کی تحقیر (توہین) نکلتی ہے اور عُلَماء کی تحقیر کُفر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص

(۲۴۴) {3} فُقَہاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں: اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ کُفْرٌ۔ یعنی سادات وعُلَماء کی تخفیف وتحقیر کُفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْاَنْھُر ج ۲ ص ۵۰۹) عالِم کی توہین کی صورَتیں اوران کے بارے میں حکمِ شَرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر عالِمِ دین کو اِس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ ''عالِم'' ہے جب تو صَریح کافِر ہے اور اگر بوجہِ علم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصُومت (یعنی دشمنی) کے باعِث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا ہے اور تَحقیر کرتا ہے تو سخت فاسِق و فاجِر ہے اور اگر بے سبب (یعنی بلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو مَرِیضُ الْقَلْب وَ خَبِیْثُ الْبَاطِن (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطِن والا) ہے اور اُس (یعنی خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کُفر کا اندیشہ ہے، ''خلاصہ'' میں ہے: مَنْ اَبْغَضَ عَالِماً مِّنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْرُ یعنی جو بِلا کسی ظاہِری وجہ کے عالِمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر کُفر کا خوف ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۱۲۹) (عُلماء کی توہین کے متعلق مزید

تفصیلات کیلئے **دعوتِ اسلامی کا تعارف** صَفْحَہ 21 تا 26 مطالعہ فرمائیے)

مجھ کو اے عطارؔ سُنّی عالموں سے پیار ہے   دو جہاں میں ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

مسلمانوں کا دل خوش کیجئے

کیا ہی اچّھا ہو کہ سبھی کا منظور شدہ وُہی پُرانا مُتَّفِقہ انداز اپنالیا جائے تاکہ ایک بار پھر سارے ہی سُنّی **نعت خوانی** کے تعلُّق سے **مُتَّحِد**، **مطمئن** اور **خوش** ہو جائیں اور گناہوں اور نفرتوں کا سلسلہ بند ہو۔ **اِحتِرامِ مُسلم** اور مسلمان کا دل خوش کرنے کی اَھمِّیَّت کا اندازہ فتاوٰی رضویہ جلد 7 صَفْحَہ 230 پر موجود میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِس مبارَک فَتوے سے لگائیے۔ چُنانچِہ کچھ اِس طرح سُوال ہوا کہ جماعت کا مقررہ وَقت ہوگیا، اِتنے میں مزید دو چار نَمازی آگئے مگر اُن کے وُضُو سے فارِغ ہونے سے پہلے ہی جماعت کھڑی ہوگئی۔ آیا اُن کا انتظار کرنا چاہئے تھا یا نہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

"یہ دو چار شخص جو بعد کو آئے اور اُن کے وُضو (کر لینے) کا اِنتِظار نہ کیا اور جماعت قائم کر دی۔ اگر یہ لوگ اہلِ مَحلّہ سے نہ تھے، اُنھیں اُس تعیینِ وقت پر جو اَہلِ مسجِد نے مقرر کر لی ہے اِطّلاع نہ تھی (یعنی اُنھیں جماعت کے وقتِ مقرّرہ کا علم نہ تھا) اور وَقت میں تنگی بھی نہ تھی اور حاضِرین میں کسی پر انتِظار سے کوئی ضَرَر حَرَج بھی نہ تھا تو اس صورت میں ان کے وُضو (سے فارِغ ہو لینے) کا اِنتِظار کر لینا مناسِب تھا۔ **خُصُوصاً جبکہ اِس انتِظار نہ کرنے میں اُن کی دل شکنی ہو کہ بِلا وجہ کسی مسلمان کی دل شکنی بَہُت سخت بات ہے۔** دو چار مِنَٹ میں وُضو ہو جائے گا، اس میں اُن (دیر سے آنے والوں) کا ایک نَفْع اور اپنے (یعنی انِتظار کرنے والے امام و مُقتدیوں کے) تین (مَنافِع) اُن کا (نفع) تو یہ کہ تکبیرِ اُولیٰ پالیں گے اور اپنا پہلا نَفع یہ کہ اُس (تکبیرِ اُولیٰ کی) فضیلت کے ملنے میں مسلمانوں کی اِعانت (مدد) ہوئی اور اس کا اجر عظیم ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تعالٰی (یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے:)

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (پ ٦ المائدہ ٢) ترجَمۂ کنز الایمان: نیکی اور

پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو﴾ یہاں تک کہ عَین نَماز میں امام کو چاہئے کہ اگر رُکوع میں کسی کی پہچل (قدموں کی چاپ) سُنے اور اُسے پہچانا نہیں تو دو ایک تسبیح زیادہ کر دے کہ وہ شامل ہو جائے **دُوُم** (نفع) اِس رِعایت (وانتظار) سے اُن مسلمانوں کا دل خوش کرنا۔ مُتَعَدِّد احادیث میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ عزوجل کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) **سُوم** (نفع ان کے آنے تک نماز کا انتظار کرنے کے سبب ملنے والا ثواب ہے چُنانچِہ) حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ مبارک ہے: ''**بیشک تم** نَماز ہی میں ہو جب تک نَماز کے اِنتِظار میں ہو۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۲۱۸ حدیث ۶۰۰ فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۷ ص ۲۳۰)

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے ۔۔۔ آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

ذکر والی نعت خوانی سے بھی تو دل خوش ہوتے ہیں

سُوال: بانیانِ مجلس یا سامِعین فرمائش کریں تو ان مسلمانوں کا دل خوش کرنے

کی نیّت سے نیز ماڈرن نوجوان اِس بہانے محفلِ نعت میں آجاتے ہوں اِس وجہ سے اگر **ذِکر والی نعت خوانی** کرلی جائے تو کیا حَرَج ہے؟

جواب: بے شک مسلمانوں کا دل خوش کرنا نیز ماڈَرن نوجوانوں کو دین کے قریب لانا خوبیاں ہیں مگر **ذِکر والی نعت خوانی** کرنے سے مسلمانوں میں نفرتیں پھیل رہی ہیں جو کہ بَہُت بڑی خرابیاں ہیں اور خَرابیوں کے اسباب سے بچنے کیلئے خوبیوں کے اسباب کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اگر نَفْع حاصل کرنے کی خاطِر نُقصان اُٹھانا پڑتا ہو تو اُس نَفْع کو تَرک کرنا ہوگا۔ جیسا کہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریعتِ مطہرہ کا قاعدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَھَمُّ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ** یعنی خرابیوں کے اسباب دور کرنا خوبیوں کے اسباب حاصل کرنے سے اَہَم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص۵۵۱)

میں سمجھتا ہوں جنہوں نے جواز کا فتویٰ عنایت فرمایا ہے اُن علمائے کرام کو بھی اگر ذکر والی نعت خوانیوں کے سبب سنّیوں کے مابَین اُٹھ کھڑے ہونے والے نفرتوں اور عداوتوں کے طوفان کا علم ہو گیا یا ان حضرات کی خدمات میں صورتحال بیان کی گئی تو وہ بھی حالات کے پیشِ نظر **ذکر والی نعت خوانی** کی اب ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔

نعت خوانوں سے ہاتھ جوڑ کر مَدَنی اِلتجاء

میرا حُسنِ ظن ہے کہ ہر سُنّی نعت خوان میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چاہنے والا ہے اور حُسنِ اِتّفاق سے ذکر کے ساتھ نعت شریف پڑھنے والوں کی غالِب اکثریّت میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے سلسلے میں بیعت بھی ہے اور سعادتمند مُریدوں کے لیے اپنے مرشِد کا ایک ہی اشارہ کافی ہے مگر ہمارے پیرو مرشِد سرکار **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک اشارہ نہیں مُتَعَدِّد اشارات مل چکے ہیں جن کی روشنی میں **ذِکر والی نعت**

خوانی کا ترک ضَروری ہوگیا کہ اس کی وجہ سے نہ صرف فتنے کا امکان بلکہ فِتنہ واقِع بھی ہو چکا۔ **اُمّت کی خیرخواہی کے جذبے کے تحت میری تمام نعت خوانوں سے ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر مَدَنی التجاء ہے کہ کوئی بھی نعت خوان اسلامی بھائی آئندہ ذکر والی نعت شریف کی ترکیب نہ بنائے۔** بِالفرض کوئی **نعت خوان** ایسا نکل بھی آئے جو میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فرمودات اور فتاوٰی رضویہ شریف کے بیان کردہ جُزئیات سے عدَمِ اتّفاق کے سبب یا پھر اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہوکر **ذکر والی نعت خوانی** سے باز نہ آئے تب بھی دیگر نعت خوان اسلامی بھائی اُس کی رِیس نہ فرمائیں۔ اُس سے اُلجھیں بھی نہیں اور اُس کی دل آزاری سے بھی باز رہیں۔ **جن اسلامی بھائیوں کے گھروں میں سَماعت کیلئے یا دُکانوں میں تجارت کیلئے ذکر والی نعتوں کی کیسٹیں ہیں اُن سے بھی مَدَنی التجاء ہے کہ تھوڑا سا مالی خَسارہ برداشت کرتے ہوئے ان میں سادہ نعتیں یا بیانات ڈَب کروالیں اور فِتنہ وفَساد کا دروازہ بند کروانے میں میری امداد فرمائیں۔**

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دُعائے عطّار

یا ربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمارے نعت خوانوں کو مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانی سے باز آنے، اور اسلامی بھائیوں کو ایسی نعتوں کی تمام کیسٹوں میں سادہ نعتیں یا سنّتوں بھرے بیانات ڈَب کروا لینے کی سعادت عطا فرما۔ اُن سب کو اور ان کے صدقے میں مجھ پاپی و بدکار کو مدینے کے تاجدار ہمارے مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بار بار دیدار نصیب فرما، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہماری قبروں میں مَدَنی محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلوے ہوں اور محشر میں شَفاعت کی خیرات ملے، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جنّتُ الفردوس میں ہم سب کو ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عنایت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زندگی بھر دھوم نعتوں کی مچاتے جائیں گے
یارسولَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے
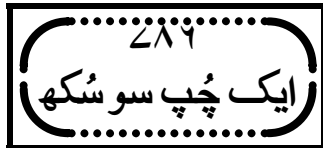
طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۸ رَجَبُ المرجب ۱۴۲۷ھ

۲۸۶
ایک چُپ سو سُکھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: ... فون: 021-2203311-2314045
لاہور: ... فون: 042-7311679
سردارآباد (فیصل آباد): ... فون: 041-2632625
کشمیر: ... فون: 058274-37212
حیدرآباد: ... فون: 022-2620122
ملتان: ... فون: 061-4511192
اوکاڑہ: ... فون: 044-2550767
راولپنڈی: ... فون: 051-5553765
پشاور: ...
خان پور: ... فون: 068-5571686
نواب شاہ: ... فون: 4362145
سکھر: ... فون: 5619195
گوجرانوالہ: ... فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ
دعوتِ اسلامی
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net